



جلد ۳۲، ماہ تبلیغ ۲۵، ۱۳، ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۵، ۷ فروری ۱۹۴۶ء نمبر ۳۳

المنیہ

قادیان ۶ ماہ تبلیغ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۶ بجے شرب کی ڈاکٹری اطلاع منظر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ حضرت ام المؤمنین بطلبہ الحال بھی بقتضایہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ فالحمد للہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق آج لاہور سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل جو طبیعت زیادہ ناساز تھی۔ آج آفاقہ ہے۔ احباب حضرت مفتی صاحب کی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ملفوظات حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ملی نہ کسی اور کو

”اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کی طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی بنا ہوا یا پرانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں۔ اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا۔ اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے۔ اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور حدیث کا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب و کفر پر کمال شہادت ہے لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں۔ جو فرمایا کہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دورانے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور مومن

نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کر گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر نکلے طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے فیض لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔ اس لئے ان کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروز طور پر دیگر کس اور کو۔ پس یہ آیت کہ ما کان محمد اباحمد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ لیس محمد ابا احمد من رجال الدنیا و الدنیا و لکن ہوا اب لرجال الاخرۃ لانہ خاتم النبیین و لا سبیل الی نبیوں خاتم اللہ من غیر تو سوسطہ۔ غرض میری نبوت اور رسالت باقتدار محمد اور احمد ہونے کے ہے۔ نہ میرے نفس کے رو سے اور نہ نام محمدیت کی

ملفوظات حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ملی نہ کسی اور کو

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء

ہدایت خلق اور تمام حجت کی پوری ذمہ داری اٹھانے والی امت کس کا ہے

(از ایڈیٹر)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت کی یہ تشریح کرتے ہوئے کہ "اس بعثت کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک امت عطا فرمائی" کوثر ۵ فروری نے لکھا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعثت عام کے مقصد کی تکمیل کے لئے ایک پوری امت کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے برپا کیا۔ تاکہ ہر ملک - ہر قوم اور ہر بولی میں یہ دعوت حق ہمیشہ بلند ہوتی رہے۔ اور دنیا کا کوئی کونا ایسا باقی نہ رہے۔ جہاں کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت پوری ہو۔ نہ سے رہ جائے۔"

اور اس توجیہ کی وجہ وہی بیان کی ہے۔ جس نے ان لوگوں کو ایسی غیر معمولی باتیں پیش کرنے کے لئے مجبور کر رکھا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کسی اور نبی کی بعثت ہونے والی نہیں تھی۔ اور ہدایت خلق اور تمام حجت کی پوری ذمہ داری ہمیشہ کے لئے آپ کی امت پر ڈالی گئی تھی۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دین کو صحیح حالت میں محفوظ رکھنے کے لئے دو خاص انتظام فرمائے۔ ایک یہ کہ قرآن مجید کو ہر قسم کی کمی وبیشی اور تغیر و تبدل سے محفوظ فرمادیا۔ تاکہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت معلوم کرنے کے لئے کسی نبی کی ضرورت باقی نہ رہے۔ دوسرا یہ کہ اس امت کے اندر جیسا کہ صحیح حدیثوں میں وارد ہے۔ ہمیشہ کے لئے ایک گروہ کو حق پر قائم کر دیا۔"

ناظرین غور فرمائیں امت محمدیہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض اور غلامی کے صدقہ کسی نبی کے مبعوث ہونے کا انکار کرنے والوں کو کیسی کبھی نکالتا

تازہ۔ پہلے کا حوالہ تو یہ ہے۔ کہ نواب صدیق حسن خان صاحب جھوپال نے اپنی کتاب اقترب الساعذ کے صفحہ ۱۲ پر لکھ گئے ہیں۔

"اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف نقش باقی رہ گیا ہے۔"

اور نازہ حوالہ آج (۲ فروری) ہی کے "فرم" میں یہ ملاحظہ فرمائیے۔ عیاشی مشربوں کی تبلیغی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"یہ اسلام کو براہ راست کھلا پیلیج ہے۔ کیونکہ دعوت و تبلیغ میں صرف اسلام ہی عیاشیت کا حریف ہے۔ علامتے کرام اطمینان سے آمین بالجہر۔ رنغ بدین۔ اجمعتہ فی القرئی کی بحثوں میں لگے رہتے مشنری سوسائٹیوں کو حریف بنانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔"

اب فرمائیے کہاں ہے۔ وہ امت جس پر خدا تعالیٰ نے دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری ڈالی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت کے مقصد کو پورا فرمایا؟ کہاں ہیں وہ مبلغ جو دنیا کے کونے کونے میں دعوت اسلام دے کر لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت پوری کر رہے ہیں؟ اور کہاں ہیں وہ جاہ

جو قرآن کریم کی ہدایت دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے کفن سر پر بانڈھ دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلے ہوئے ہیں؟ اگر کہیں بھی نہیں۔ اور کوئی ایک بھی نہیں تو پھر دوسری بعثت کا مقصد کیونکر پورا ہوا۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ جب کسی قوم کی روحانیت مردہ ہو جائے اور اس میں سے زندگی کی روح نکل جائے۔ جس طرح مسلمانوں میں سے نکل چکی ہے۔ تو پھر اس وقت تک اس میں قوت عمل پیدا ہی نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ کا مہر اور مرسل مبعوث ہو کر اسے زندگی نہ عطا کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت اسی رنگ میں مقدر تھی۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کی امت آپ کے اتباع اور آپ کے غلاموں میں سے آپ کا بروز برپا کرے اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برپا کیا۔ اور اس وقت صرف اور صرف آپ ہی کی جماعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی غرض پوری کرنے میں معروف ہے۔

آج کے پولنگ کا نتیجہ

قادیان ۲۴ فروری آج بھی قادیان اور ڈیرہ بابا نانک کی ذیل ڈیرھ میں پولنگ تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان دونوں پولنگ سٹیشنوں میں نتیجہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں بہت اچھا رہا اور لیگ کے امیدوار نے بھی میاں بدر می الدین صاحب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق غیر الفضل کو مخاطب کیا جائے ذکر ایڈیٹر کو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر قرآن مجید میں

گذشتہ دو مضامین میں متعدد آیات پیش کی جا چکی ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی پیشگوئی تھی۔ اب اس سلسلہ میں مزید آیات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱)

يَسْتَقِرُّونَ فِي رَحِيقٍ مَخْتُومٍ مُّخْتَمَةٌ مُّسَاتٌ (التطهیر) انہیں خالص سرسبز شراب پلائی جائے گی۔ اس کے آخر میں مشک ہوگا۔۔۔۔۔ جس طرح اس قرآن کی ابتدا اعلیٰ ہے۔ اسی طرح اس کی انتہا بھی اعلیٰ ہوگی۔ ابتدا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا انسان اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لیکر آیا۔ اور آخری زمانہ میں مسیح موعود اس کی اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوگا۔ گویا یہ وہ گلاس ہے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے لوگ پینا شروع کریں گے۔ اور پینے پہلے جائیں گے۔ مگر آخر تک یہ مشک ہی مشک رہے گا۔ یعنی ہمیشہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی مبعوث کرنا پسندے گا۔ جو قرآن کریم کی نیت کریں گے۔ اور اسلام کی اشاعت کا کام سرانجام دیں گے۔ اور آخری زمانہ میں ہی ایسا آدمی پیدا ہوگا۔ جو اس قرآن کی خوشبو کو ساری دنیا میں پھیلا دے گا۔ (تفسیر کبیر بارہم ص ۱۱۱)

(۲)

اذا السماء انشقت واذا نزل ربها وحقت والانشقاق) جب آسمان ٹپٹ جائیگا اور اپنے رب کی بات سننے کے لئے کان دھرنے لگا۔ اور یہی اس پر فخر ہے۔۔۔۔۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں جہاں خدا تعالیٰ کے غضب نازل ہوں گے۔ اور اس کی طرف سے کئی قسم کی آفات آئیں گی۔ وہاں یہ بھی سامان نکلے جائیں گے۔ کہ آسمان سے کلام الہی نازل ہو۔ انشقاق آسمان درحقیقت بارش پر دلالت کرتا ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ ایک قوم کے لئے آسمان ٹپٹے گا۔ تاکہ اس پر غضب کا مینہ برسے اور ایک اور قوم پر بھی آسمان پھٹے گا۔ مگر اس لئے کہ اس پر رحمت کی بارش نازل ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام اور آسمانی علوم کا ظہور ہو۔ گویا قرآن مردہ ہو چکا ہوگا۔ مگر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے پھر علوم قرآنیہ کو آسمان سے نازل کر دیا۔

کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جب وہ تیرھویں یا چودھویں رات کا ہوا جائیگا۔ جس طرح رات نے اپنی ساری چیزوں کو جمع کر لیا تھا۔ یعنی اندھیز اور خاموشی اور دوسری چیزیں جو رات سے دلیستہ تیں۔ اسی طرح چاند اپنی ساری طاقتوں کو جمع کر لیا۔ اور چاند اپنی ساری طاقتوں کو چودھویں رات میں ہی جمع کیا کرتا ہے۔۔۔۔۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج منیر کہا جا چکا ہے۔ اور سراج منیر جب غروب ہوگا۔ تو لازماً ایک شفق کی حالت پیدا ہوگی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فلا اقسم بالشفق۔ یعنی یہ شہادت کے طور پر پیش کرنا ہوں۔ تمہارے سامنے اس زمانہ کو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جائیگا۔ وہ تنزل اور انحطاط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بگڑانے کی وجہ سے نہیں ہوگا۔ بلکہ مسلمانوں کے بگڑانے کی وجہ سے ہوگا۔ اور وہ آپ سے دور جا پڑے گا۔ اور اس طرح نور ہدایت حاصل کرنے سے محروم رہیں گے۔ یہ شفق کا زمانہ اس وقت سے شروع ہوا۔ جس کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث میں اشارہ فرمایا تھا۔۔۔۔۔ (کم میرے بعد تین صدیوں تک کا زمانہ تو اچھا ہے۔ لیکن پھر خراباں پھیل جائیں گی۔۔۔۔۔ پس یہ تین صدیاں تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے سورج کی اس کے بعد سورج غائب ہوا۔ اور شفق کا زمانہ شروع ہوا۔ یعنی وہ زمانہ جب نور اور ظلمت الہی ملے ہوئے ہوتے تھے۔ پھر وہ زمانہ آیا۔ جب رات نے اپنی ساری تاریکیوں کو جمع کر لیا۔۔۔۔۔ واللہ وما وسق میں بتایا۔ کہ وہ فتنہ بڑا شدید ہوگا۔ فرماتا ہے والقمر اذا انشق۔ ہم شہادت کے طور پر چاند کو پیش کرتے ہیں۔ جب وہ بدر بن جاتا ہے۔ یہ مسیح موعود کی بعثت کے مستحق اتنی واضح پیش گوئی ہے۔ کہ اس کے بعد کسی کا یہ کہنا کہ قرآن میں مسیح موعود کا ذکر نہیں نظر ناک نظم ہے۔ یہاں تین حالتیں بیان کی ہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد شفق کا زمانہ بہت لمبا ہوگا۔ اس کے بعد ایک چھوٹا سا تاریک زمانہ آئے گا۔ مگر باوجود اس کے کہ چھوٹا ہوگا۔ اس قدر تاریک ہوگا۔ کہ جس قدر تاریکی دنیا میں ممکن ہے۔ سب اس

کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جب وہ تیرھویں یا چودھویں رات کا ہوا جائیگا۔ جس طرح رات نے اپنی ساری چیزوں کو جمع کر لیا تھا۔ یعنی اندھیز اور خاموشی اور دوسری چیزیں جو رات سے دلیستہ تیں۔ اسی طرح چاند اپنی ساری طاقتوں کو جمع کر لیا۔ اور چاند اپنی ساری طاقتوں کو چودھویں رات میں ہی جمع کیا کرتا ہے۔۔۔۔۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج منیر کہا جا چکا ہے۔ اور سراج منیر جب غروب ہوگا۔ تو لازماً ایک شفق کی حالت پیدا ہوگی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فلا اقسم بالشفق۔ یعنی یہ شہادت کے طور پر پیش کرنا ہوں۔ تمہارے سامنے اس زمانہ کو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جائیگا۔ وہ تنزل اور انحطاط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بگڑانے کی وجہ سے نہیں ہوگا۔ بلکہ مسلمانوں کے بگڑانے کی وجہ سے ہوگا۔ اور وہ آپ سے دور جا پڑے گا۔ اور اس طرح نور ہدایت حاصل کرنے سے محروم رہیں گے۔ یہ شفق کا زمانہ اس وقت سے شروع ہوا۔ جس کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث میں اشارہ فرمایا تھا۔۔۔۔۔ (کم میرے بعد تین صدیوں تک کا زمانہ تو اچھا ہے۔ لیکن پھر خراباں پھیل جائیں گی۔۔۔۔۔ پس یہ تین صدیاں تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے سورج کی اس کے بعد سورج غائب ہوا۔ اور شفق کا زمانہ شروع ہوا۔ یعنی وہ زمانہ جب نور اور ظلمت الہی ملے ہوئے ہوتے تھے۔ پھر وہ زمانہ آیا۔ جب رات نے اپنی ساری تاریکیوں کو جمع کر لیا۔۔۔۔۔ واللہ وما وسق میں بتایا۔ کہ وہ فتنہ بڑا شدید ہوگا۔ فرماتا ہے والقمر اذا انشق۔ ہم شہادت کے طور پر چاند کو پیش کرتے ہیں۔ جب وہ بدر بن جاتا ہے۔ یہ مسیح موعود کی بعثت کے مستحق اتنی واضح پیش گوئی ہے۔ کہ اس کے بعد کسی کا یہ کہنا کہ قرآن میں مسیح موعود کا ذکر نہیں نظر ناک نظم ہے۔ یہاں تین حالتیں بیان کی ہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد شفق کا زمانہ بہت لمبا ہوگا۔ اس کے بعد ایک چھوٹا سا تاریک زمانہ آئے گا۔ مگر باوجود اس کے کہ چھوٹا ہوگا۔ اس قدر تاریک ہوگا۔ کہ جس قدر تاریکی دنیا میں ممکن ہے۔ سب اس

میں جمع ہوا ہے گی۔ اس کے بعد مجرم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روشنی لینے والے وجودوں میں سے ایک بدر بن جائیگا۔ اور رات پر اس طرح چھا جائیگا۔ کہ اسے شروع سے لیکر آخر تک منور کر دینا۔ بدر کا یہی نام ہوتا ہے۔ کہ وہ رات کو شروع سے آخر تک روشن کر دیتا ہے۔ وہ روحانی بدر کا نام ہے۔ اپنے نور کو دنیا میں اس طرح پھیلا دیا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا بعد لوگوں کو محسوس نہیں ہوگا

ر ایضاً ص ۲۴۵-۲۴۸

(۱۴)

لترکبت طبقا صحن طبق والانشقاق) ترجمہ۔ تم ضرور درجہ بدر بنو۔ حالتوں پر پہنچو گے۔ فرماتا ہے ہم اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تم ضرور ایک درجہ کے بعد دوسرے درجہ پر جاؤ گے۔ (ایضاً ص ۲۴۸)

اس آیت سے پہلی آیت ہے والشموا اذا انشق۔ فرما اللہ تعالیٰ کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ انشقاق کے معنی چاند کے پورا روشن ہونے اور مکمل ہوجانے کے ہیں۔ جو تیرھویں رات سے سو اسیویں رات تک ہوتا ہے۔ یعنی تیرھویں رات سے سو اسیویں رات تک کے چاند کے لئے انشقاق کا لفظ استعمال کرتے ہیں)

”اس پیشگوئی پر غور کرو۔ اور دیکھو کہ یہ پیشگوئی نہ صرف متناہی پوری ہوئی۔ بلکہ لفظاً لفظاً پوری ہوئی ہے۔۔۔۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تیرھویں صدی میں پیدا ہوئے۔ چودھویں صدی میں آپ نے دعویٰ فرمایا۔ اور پھر آپ نے بطور پیشگوئی اعلان فرمایا۔ کہ مسیح موعود کا زمانہ تین سو سال تک ہے۔ یعنی سو اسیویں صدی کے آخر تک۔۔۔۔۔ اور یہی لنت داے لکھتے ہیں کہ انشقاق کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ چاند جو تیرھویں سے سو اسیویں رات تک جاتا ہے۔“ (ایضاً ص ۲۴۸)

(۱۵)

واذا قرئ علیہم القسا ان لا یسجدون (الانشقاق) ترجمہ۔ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جائے۔ تو سجدہ نہیں کرتے۔۔۔۔۔ یہاں سجدہ کے دو معنی ہیں۔ اول یہ کہ وہ فرما نہبر واری نہیں کرتے۔ دوسرے یہ کہ جب قرآن کا دوبارہ نزول ہو رہا ہے۔ تو وہ کیوں اس شکر یہ میں سجدہ نہیں کرتے۔ اس میں یہ پیش گوئی بخفی تھی۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جب قرآن دنیا سے مٹ جائے گا۔

یہاں کے سکول کی عمارت میں پختہ میٹ کا فرمٹش بنوایا۔ اور عمارت میں لوبض اور ضروری اصلاحات کرارہا ہوں۔ جو اب قریب الاختتام ہیں۔ نیز بہت سے دستی کام کر کے سکول کی عمارت اور فرنیچر کی درستگی کی ہے۔ چند ماہ ہونے کو فرمٹش انسپکٹر نے اس سکول کا معائنہ کیا تھا۔ اور اب معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے ڈائریکٹر آف تعلیم کے پاس ہمارے اس سکول کو سالانہ مالی مدد دینے کی سفارش کر دی ہے۔ اور امید ہے کہ اس سال ہم کو اس سکول کی گرانٹ مل سکے گی۔ انشاء اللہ اب اگلے ماہ جناب ڈائریکٹر صاحب خود سکول کا معائنہ کرنے آ رہے ہیں۔ اس لئے میں یہاں سے کسی اور جگہ روانہ ہونے سے پہلے سکول کے جملہ تقاض و وغیرہ دور کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے ہمارا یہ سکول مستقل طور پر گورنمنٹ گرانٹ شدہ ہو جائے۔

احمدیہ سکول یا ماہیوں اور احمدیوں کی تکالیف

”باؤماہوں“ احمدیہ سکول جو سنگھنڈہ سے اسٹڈنٹ ہے، لوچھال چل رہا ہے۔ بگ باؤماہوں ایک ایسی جگہ ہے جہاں لاری بہت کم جاتی ہے۔ شکر بہت خراب ہے نیز ایک نہایت چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اور اس علاقے کے لوگ اور جیپ ہمارے سخت مخالف اور دشمن ہیں۔ اور ۱۹۲۵ء سے ہم کو اور ہمارے احمدی بھائیوں کو متواتر طرح طرح کے حملوں سے تکالیف دیتے رہتے ہیں۔ وہاں کے سکول کے سب طالب علم باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ اور دشمنی کی وجہ سے اس گاؤں اور اردگرد کے علاقہ سے اس سکول میں ایک بھی طالب علم نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جو سکول اچھی سڑکوں پر نہ ہو۔ اور دور جنگل میں ہو جہاں لاری وغیرہ نہیں جاتی۔ یا بہت کم جاتی جو۔ گورنمنٹ ایسے علاقوں کے سکولوں کی زیادہ مدد نہیں کرتی۔ اور نہ ہی وہاں انسپکٹر روانہ کرتی ہے۔ نیز گونا گونا ہوں ہمارا پر نام کرنا ہے۔ اور وہاں سب سے پیسے احمدیت کا بیج بویا گیا۔ اور وہاں کی جماعت کے لوگ جو اس چیفٹنٹ کے اصلی باشندے نہ تھے۔ بلکہ دوسرے علاقوں کے تاجر تھے

اور بہت مخلص تھے۔ اب اس علاقہ میں سونے کی کانوں کا کام بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے اپنے علاقوں میں چلے گئے ہیں۔ اور ان کے علاقوں میں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بعض نئی جماعتیں بھی پیدا کر دی ہیں۔ بگ باؤماہوں“ میں چھ مخلص احمدیوں کی جماعت بھی باقی نہیں رہی۔ اور سونے سکول کے لاکھوں کے اور دو تین اور احمدیوں کے نمازوں کے وقت مسجد ہمیشہ خالی ہوتی ہے۔ اور دشمنی کی حد یہ ہے کہ بعض دفعہ جب لاکھ مسجد میں نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ تو بعض شرارتی باہر کھڑے ہو کر گندی گالیاں دیتے۔ اور حمل کرنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ اور وہاں کے عام لوگوں کو بازاری آدمی بھی اس وجہ سے کہ چیف خود ہمارا دشمن ہے گالیاں دینے والوں کو نہیں روکتے کئی دفعہ احمدیوں کو اور ہمارے پیچروں کو ناحق چھوٹی گواہیوں اور جھوٹے الزامات کی بنا پر جمانہ کر چکے ہیں۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا وہاں کے چیف اور بڑے لوگوں نے ہمارے پیچروں اور تین احمدیوں کو نہایت چالاک اور دھوکے سے پھنسا کر بہت بھاری جرمانہ کیا۔ جو کہ انہیں فوراً ادا کرنا پڑا۔ اور مقدمے ایسے حالات اختیار کئے کہ اپیل کرنے سے بھی کوئی فائدہ نہ پہنچ سکتا تھا۔ نیز وہاں خطوط سازوں اور لاکوں اور پیچروں کو ڈاکٹری مدد بھی اب پہنچی مشکل ہو گئی ہے۔ وہاں کے تین پیچروں میں سے ایک عیسائی پیچر استغنی دیکر چلا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے علاقے میں جا کر کام کرنا چاہتا ہے۔ ہمارا احمدی ہیڈ ماسٹر جو نہایت مخلص و جوان ہے۔ گزشتہ ہفتہ سے چیک پک سے بیمار ہے۔ گلاب خدا کے فضل سے اس کی حالت اچھی ہے۔ لیکن نہ کوآۃ الصدقات کے نظر میں نے سیرالیوں کے بڑے بڑے احمدی احباب نیز انسپکٹر آف سکولز اور بعض دوسرے دوستوں سے مشورہ کیا ہے۔ سب کی رائے یہی ہے۔ کہ آئے دن کے مقدمات اور تکالیف سے یہ بہتر ہے۔ کہ وہاں کا سکول بند کر کے تمام طالب علموں کو بوسکول میں منتقل کر دیا جائے۔ اس طرح بوسکول میں جو اچھے اور تجربہ کار پیچروں کی کمی ہے۔ وہ بھی پوری ہو جائیگی۔ نیز چونکہ جو تمام علاقے کا مرکز ہے۔ اور انتظامی محاذ ہے احمدیت کا بھی مرکز ہے۔ یہاں کا سکول انشاء اللہ جلد گورنمنٹ گرانٹ شدہ ہو جائیگا۔ سو اس بناء پر میں فی الحال یا ماہیوں کا

سکول اگلے ماہ کے شروع سے بند کر رہا ہوں اور اسکی بجائے اس سکول کے تمام طالب علم اور پیچر بوسکول منتقل کر کے بوسکول کو ایک وسیع پیمانے پر چلانے اور اپنی سکول بنانے کی کوشش کرنے والا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہر سال اپنے فضل سے مجھے اس سکول کی شاندار عمارت بنانے کی توفیق دی۔ تو پھر اسے بھی اتنا راتہ گورنمنٹ سے اسٹڈنٹ کرانے کی کوشش کر دوں گا۔

احمدیہ سکول یو کی وسیع بلڈنگ کے لئے مالی امداد

چونکہ اس سکول کو وسیع پیمانے پر چلانے کا ارادہ ہے۔ اس لئے سکول کے لاکھ ایک بڑی وسیع اور رائج اوقات بلڈنگ کا ہونا نہایت ضروری ہے جس کے لئے ہم سیرالیوں کی جماعتوں سے حسب استطاعت چندہ جمع کر رہے ہیں۔ لیکن اخراجات کی بہت زیادہ توقع ہے۔ اور اس ضمن میں ہم کو تقریباً پانچ سو پونڈ کی ضرورت ہے۔ جسے سیرالیوں کی جماعتیں پورا نہیں کر سکتیں۔ جب تک جماعت احمدیہ کے مخلص عالی ہمت اور مقررہ اصحاب اس سلسلہ میں اپنی فیاضانہ مدد سے نہ فوائزں کیونکہ ہمارے پاس اس وقت کوئی رقم نہیں ہے جس سے اس وسیع و عریض عمارت کا کام شروع کیا جائے۔ اور یہاں کی جماعتیں بھی اس خرچ کی متحمل نہیں ہو سکتیں۔ یہیں مخلصین جماعت ہماری اس درخواست کو شرف قبولت بخشیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ فی الحال کچھ رقم قرض لے کر کام شروع کیا جا رہا ہے۔

تبلیغ کے لئے ایک ماہ وقف کرنا

اس عرصہ میں جیسا کہ سبلی رپورٹوں میں مفصل عرض کر چکا ہوں بو اور یا ماہیوں کی جماعتوں کے چار افراد دو دنوں پر مشتمل ایک ایک ماہ کے لئے اپنے وعدوں کے مطابق تبلیغی دوروں پر گئے یہ روز و تو پہلی سڑکی روز جزر مسٹر صالحو۔ مسٹر ابراہیم کرما اور مسٹر ابراہیم سودا اب ایک ایک ماہ کے بعد اس آجکے ہیں۔ انہوں نے تقریباً ۱۶ چیفٹنٹوں کا دورہ کیا۔ اور عموماً ایسی جگہوں پر گئے جہاں پہلے احمدیت کا نام کسی نے نہ سنا تھا۔ بہت سے مغربی اور انگریزی کتب فروخت کیں۔ ہر دو دنوں نے تقریباً تمام کا تمام سفر سونا سہ ماہیوں کے کمپیل کیا جو۔ ۱۵ میل ہو گا۔ نیز انہوں نے مختلف چیفٹنٹوں تاجروں اور احمدیوں سے احمدیہ سکول یو کی عمارت کے ستر تقریباً ۲۵ پونڈ چندہ جمع کیا۔ ان احباب نے اس سال بھی ایک ماہ

تبلیغ کے لئے وقف کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کے اخلاقی بنیادوں پر عطا کرے باصحت رکھے۔ اور آئندہ بھی انہیں اس سبب کے سبب اللہ تعالیٰ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم چودہری احسان الہی صاحب اور مکرم چودہری احمد صاحب

مکرم چودہری احسان الہی صاحب ”دو کو پو“ میں کام کر رہے ہیں۔ اور جب کہ ان کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ خدا کے فضل سے، اچھا کام ہوا ہے۔ ”دو کو پو“ احمدیہ سکول اور احمدی مشین کو باقاعدہ کنٹرول اور دانشمندی سے چلا رہے ہیں۔ تبلیغ و اشاعت کے کام میں بھی بے غش و مضرت ہیں۔ جو بہت اچھا ہے۔ ابھی ابھی انہوں نے فری ٹاؤن کی جماعت کا دورہ کیا ہے۔ اور بعض اہم امور سرانجام دئیے ہیں۔ اور جماعت میں خدا کے فضل سے بیداری آثار پائے جاتے ہیں۔

جناب اللہ احسن الخیر

مکرم چودہری ذرا احمد صاحب درائے ڈیڑی نے میرے ”گورگا“ آ جانے کے بعد تقریباً ایک ہفتہ مشورہ کیلئے بو مرکز میں ٹھہر کر سکول اور مشن کا کام سنبھالا۔ خود روزانہ سکول جاتے رہے۔ اور پیچروں کی نگرانی اور مناسب ہدایات دیتے رہے۔ اور خود تعلیم بھی دیتے رہے علاوہ ازیں لوکل ڈاک کا جواب بھی دیتے رہے۔ مسجد میں روزانہ وعظ و نصیحت اور سوتوں کو نماز کی تعلیم اور سوتوں کو کھلانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ اب میرے جانے پر یہاں گوبو کا آگئے ہیں۔ یہاں دو تین دن کے اندر اندر ان کو گوبو کا مشن اور سکول کا کام سنبھال کر میں ایک دو ہفتوں کے لئے ان کو یہاں چھوڑ کر واپس بوجانے کا ارادہ رکھتا ہوں جہاں پہنچ کر انشاء اللہ سکول کی عمارت کی بنیادوں وغیرہ کا کام شروع کر دوں گا۔

احباب جماعت جہاں مالی طور پر ہماری مدد فرمائیں وہاں دعاؤں سے بھی کام لیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بہت بڑے اور اہم کام کو جلد از جلد سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے سب سامان خود میاں فرمادے۔ نیز ان بلاد میں احمدیت کی ترقی کے دروازے کھول دے۔ اور دشمنوں کو اپنے منصوبوں میں ناکام کرے۔ آمین

اہلین طالب دعا انچارج سیرالیوں مشن

تحصیل بٹالہ میں سرکاری افسران کی الیکشن میں داخل اندازی

تحصیل بٹالہ میں کھلے بندوں بعض حکام سرکاری الیکشن میں داخل اندازی کر رہے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے تحصیل بٹالہ کی غریب مسلم آبادی جو تازہ اپنے حقوق سے محروم چلی آتی ہے۔ ڈر کر اور کئی قسم کی لالچوں کے ماتحت اپنی ضمیر کے خلاف یونینسٹ پارٹی کے امیدوار کے حق میں ووٹ دے رہی ہے۔ بٹالہ اس تحصیل کا صدر مقام ہے۔ اور اس کے نوجوانوں پر اس موقع پر بہت بڑی ذمہ داری آتی ہے۔ سندھ کا حال اس کے سامنے ہے۔ باوجود لیگ کی بھاری اکثریت کے وہاں کی حکومت کانگریس کے ہاتھوں میں چلی گئی ہے۔ یہی خطرہ پنجاب میں بھی پیدا ہو رہا ہے مختلف ذرائع سے بٹالہ کے بعض حکام کے متعلق جن کو اس الیکشن کی کامیابی پر طرح طرح کی امیدیں دلائی گئی ہیں۔ ان کی ان خلاف قانون کارروائیوں کی طرف ہنری کینلینسی گورنر پنجاب اور وزیر اعظم صاحب کو توجہ دلائی گئی ہے۔ مگر صدارت برنخو است کا معاملہ رہا ہے۔ آج رپورٹ ملی ہے کہ ایک افسر نے ایک پونگ سٹیشن پر جا کر ووٹروں پر ناجائز دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔ اور جب اس حالت میں اس افسر کی تصویر لی جانے لگی تو اس نے تصویر لینے والے نوجوان کو گرفتار کرنے کی دھمکی دی۔ روزانہ بعض افسروں میں بیٹھ کر کھلے بندوں یونینسٹ امیدوار کے حق میں پونگینڈا کرتے ہیں۔ اور ضلع کے منصف مزاج حکام اپنی بے بسی ظاہر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اوپر کے زور کے ماتحت وہ کچھ نہیں کر سکتے۔

ہمارے پاس اس امر کا تحریری ثبوت موجود ہے۔ کہ یونینسٹ پارٹی کی تائید حاصل کرنے کے لئے کپڑے اور کھانا وغیرہ کی ہرجیاں جاری کی جاتی ہیں۔ ان حالات میں ہم مسلمانان تحصیل بٹالہ سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اب بھی وہ بیدار نہ ہونگے؟ اور اس خطرناک قسم کے ظلم کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے؟ یہ وقت ہے کہ وہ تمام علاقہ میں پھیل جائیں۔ اور آپس کے اختلاف کو بھول کر ہر ایک مسلمان سے یہ وعدہ لیں۔ کہ آئندہ وہ اس ظلم کو برداشت نہیں کریں گے۔ اور جہاں کوئی افسر براہ راست یا کسی دوسرے کی معرفت ان پر زور ڈالے گا۔ تو وہ خواہ پہلے یونینسٹ کے ساتھ ہی ہوں۔ تب بھی اپنے علاقہ کو دائمی غلامی سے بچانے کے لئے اپنا ووٹ کسی صورت میں بھی یونینسٹ امیدوار کو نہ دینگے۔

تا آئندہ حکام کو اس قسم کی جرأت نہ ہو۔ لائل پور اور بعض دوسرے حلقوں سے جو خبریں آرہی ہیں۔ وہ بتا رہی ہیں۔ کہ وہاں پہلے مسلم لیگ کا ووٹ محفوظ تھا۔ مگر جب بعض حکام نے الیکشن میں داخل دیا۔ تو غیر نوجوان کھڑے ہو گئے۔ اور اس ظلم کا قلع قمع کرنے کے لئے یونینسٹ پارٹی کو چھوڑ کر دوسرے امیدواروں سے جا ملے۔ کیا ضلع گورداسپور کے مسلمان غیرت کا ثبوت دکھانے میں دوسروں سے پیچھے رہیں گے؟ کیا وہ اس حاکمانہ جبر کو برداشت کر کے اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑا رہنے دینگے؟ جہاں تک حریت رائے کا سوال ہے۔ ہر شخص اپنے خیال کے مطابق ووٹ دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ مگر جب حکومت کے بعض کل پرڈان امور میں داخل ہیں تو

ملک کا مستقبل غلامی اور صرف غلامی رہ جاتا ہے

جس سے بچنا ہر شریف آدمی کا کام ہے

اراد

خاکس

۱۰۔ غلام نبی	۷۔ مشتاق احمد	۴۔ فضل شاہ	۱۔ نذیر احمد
۱۱۔ فقیر علی	۸۔ حسن محمد	۵۔ سمید اللہ	۲۔ عبدالرحمن
۱۲۔ غلام حیدر	۹۔ فضل الہی	۶۔ محمد صادق	۳۔ محمد شفیع

ٹریکٹ سنت چکن اور کھجور کے دو لاکھ لاکھ

ہے۔ اور یہی لوگ سکھوں کے رہنما بن گئے اور انہوں نے سکھ مذہب میں ہندو رسوم کو داخل کر دیا۔

ڈاکٹر صاحبہ موصوف کی چھٹی کے آخری حصہ میں حضرت سچ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آج سے تقریباً نصف صدی قبل کی ایک تحریر کی تصدیق کی گئی ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا تھا "جو لوگ باوا صاحب سے بہت پیچھے گئے انہوں نے باوا صاحب کے قدم پر قدم نہیں رکھا اور انہوں نے خلوت پرستی کی طرف دوبارہ رجوع کر دیا اور لوگوں کو دیویوں اور دیوتوں کی پرستش کے لئے رغبت دلائی اور نیز اسلام سے ان کو تعصب ہو گیا"

دست چکن ص ۲۹

سردار ہرشن سنگھ صاحب
سردار ہرشن سنگھ صاحب بی لے ایل ایل بی ایڈیٹر رسالہ پنجابی سہ ماہی سکھ ڈوڈو لاہور اپنے گورکھی خطوط نمبر ۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میں نے آپ کا ٹریکٹ دست چکن پڑھا مجھے یہ کوشش بہت پسند آئی ہے۔ اسی طرح دونوں قوموں کو ایک دوسرے کے قریب کیا جاسکتا ہے۔ آپ کا یہ کام آئندہ گئے والی نسلوں میں پیشہ عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ میں اسی کوششوں کو جو دونوں قوموں کو قریب کرنے والی ہوں۔ بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ میری طرف سے آپ کی اس خدمت میں ہمیشہ ہی شہد اچھا میں (نیک امیدیں) حاضر ہیں، (ترجمہ از گورکھی)

سردار جی بی سنگھ صاحب

سردار جی بی سنگھ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل ماڈرن ٹاؤن لاہور اپنی اردو چھٹی مورخہ ۱۸ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"آج میں بذریعہ منی آرڈر مبلغ چار روپے روانہ کر دئے ہیں۔ دودھ پے با بن رسالہ جات اور دودھ پے چندہ سالانہ آپ کے سہ ماہی رسالہ یا ٹریکٹ سنت چکن کے وسط میں تمام رسالے پڑھے ہیں جس

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک کشف مندرج "الفضل" ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کے پیش نظر کے صاحبان تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام سردست ہر تین ماہ کے بعد گورکھی میں مختلف مضامین پر مشتمل ایک ٹریکٹ شائع کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا ٹریکٹ دسمبر ۱۹۳۵ء میں جلد ۱ کے موزن پر شائع کیا گیا اور اس کے متعلق بعض سکھ اصحاب نے بذریعہ خطوط جن خیالات کا اظہار کیا ہے ناظرین کی رپٹی کے لئے وہ پیش کیے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر جگت سنگھ صاحب
ڈاکٹر جگت سنگھ صاحب گریوال ناٹنگ ڈال ضلع لدھیانہ اپنی گورکھی ٹیپس مورخہ ۱۱ میں لکھتے۔

سنت چکن ٹریکٹ نمبر موصول ہوا جو با عرض ہے۔ دیکھیں ایک گورکھی ہونے کی حیثیت میں آپ کے ٹریکٹ کا خریدنا بیٹے کی بجائے آپ کی اس مبارک خدمت میں آپ کا ہاتھ بٹانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ اس لئے میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ اس ٹریکٹ کو سبھی جلدی کرنے کی بجائے ماہوار شائع کرنے کی بجائے حضرت سے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ہم تعصب کو چھوڑ کر سچے دل سے گورکھیوں اور مسلمان بھائیوں کی غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

تو وہ دعوہ نہیں کہ ہم کامیاب نہ ہوں۔ مجھے میری پیش سالانہ نوآر تحقیقات سے یہ یقین ہوا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب رصلے اللہ علیہ وسلم اور دست گوردانگ دیوار منزا اللہ علیہ کی تعلیم ایک ہی لائن پر ہے۔ لیکن ان برگزیدہ انسانوں کے پیروؤں سے کچھ ہٹ گئے ہیں۔ مسلمان بھائی تو کچھ عقوڑا ہی بیٹے ہیں۔ لیکن ہمارے سکھ بھائی تو اصل رستہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر بھٹک رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں ایسے ہندو امرت چھک کر شائع ہو گئے۔ جو اصل میں ہندو ہی

خوبی سے آپ نے اپنے دعویٰ کو مضبوط کیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ گو میں نتیجہ سے متفق نہ ہوں۔

سنت چکن ٹریکٹ بھی پڑھا ہے سکھ دھ پستکوں اور جنم سکھیوں کے حوالہ جات آپ نے بکثرت دئے ہیں۔ میں ان جنم سکھیوں کو ۱۰ فیصدی محض اقترا اور محسوسے افوں سے بھرا ماننا ہوں یہ میں آپ کے اعتراضوں سے بچنے کے لئے نہیں کہہ رہا۔ بلکہ ان کے گہرے مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ اتہاس لکھنے والوں نے اپنے بیان انہی جنم سکھیوں کی داستا فوں پر مبنی کئے ہیں۔ ان کی تعلیم اور تربیت ایسی ناقص تھی کہ وہ صحیح معنوں میں تواریخ لکھنے کے اہل نہ تھے اور آج کل کے تعلیم یافتہ سکھ جوان باتوں کو سمجھتے ہیں۔ ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ معترضوں کے اعتراضوں سے بچنے کے لئے اپنے اتہاسوں اور جنم سکھیوں میں تخریف کرنے پر مجبور ہیں۔

سردار جی بی سنگھ صاحب نے اپنی اس چھٹی میں جنم سکھیوں اور ان کے مصنفین کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس بارہ میں ناظرین کی خدمت میں حضرت سچ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر پیش کی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"باوا صاحب کی وفات کے بعد بہت افترا لڑاں پڑ گئے ہیں۔ اور ان افتراؤں کا دہی زمانہ تھا۔ جبکہ باوا صاحب کے بعد بعض ناہموں کے دلوں میں اسلام کے ساتھ کچھ تعصب پیدا ہو گیا تھا۔ یہ وہی لوگ تھے جو باوا صاحب کے نقش قدم پر قائم نہ رہے۔ اس لئے انکو یہ مشکلیں پیش آئیں کہ وہ تمام امور جو باوا صاحب کے اسلام پر دلالت کرتے تھے۔ ان سب کی تاویلیں کرنی پڑیں۔ مگر چونکہ علم تاریخ سے ادراک بلا سے بچی محروم تھے۔ اس لئے جس قدر انہوں نے جھوٹی تاویلیں کیں۔ اسی قدر ان کی دروغ گوئی نہایت فصیحت کے ساتھ ثابت ہو گئی۔ اور وہ جھوٹ تھی نہ وہ سکا بلکہ تاریخ دانوں اور جغرافیہ دانوں نے ان پر ٹھٹھا اڑایا۔ اور اب تک اڑاتے ہیں۔

اگر وہی جاہلیت کا زمانہ رہتا۔ جو آج سے پچاس برس پہلے تھا۔ تو شاید یہ تمام نامعقول باتیں بعض سادہ لوگوں کی نظریں قبول ہوتیں۔ مگر اب زمانہ اس طرز کا نہیں رہا۔ اور معقولیت کی طرف بہت پلٹ لکھا گیا ہے۔ اور لوگوں کی نظریں باریک اور حقیقت شناس اہموں کی ہیں۔ اب ایسی باتوں کے ماننے کا ذلت گذر گیا۔ کہ باوا صاحب نے مدینہ میں بیٹھ کر بالائی آنکھیں بند کر دلیں۔ تو وہ آنکھ بند کرتے ہی کیا دیکھتا ہے کہ پنجاب میں اپنے گاؤں میں بیٹھا ہے۔ ان جنم سکھیوں کے اکثر بیانات صرف غیر معقول نہیں بلکہ ان میں اس قدر تناقض ہے۔ اور اس قدر بعض بیانات بعض سے متناقض ہیں کہ ایک عقلمند کے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ اس حصہ کو جو غیر معقول اور قریب قیاس باتوں سے متضاد ہے۔ یا یہ اعتبار سے ساقط کر دے۔ ہاں یہ بھی کہیں گے کہ جس قدر ان میں ایسا حصہ محفوظ ہے۔ کہہ تو اس میں کوئی تناقض اور نہ غیر معقول باتیں ہیں۔ اور نہ لائق اور گپ کے طور پر کسی مبالغہ کی اس میں سے بڑھتی ہے وہ بے شک سوانح کی مدین قبول کرنے کے لائق ہے!"

دست چکن ص ۲۹

حضور نے جنم سکھی کے یہ ہیں جو نظریہ قائم فرمایا۔ وہی صحیح ہے۔ کیونکہ اگر تمام جنم سکھیوں کو غلطی سے بالکل میرا اور صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو یہ امر واقعہ کے خلاف ہو گا۔ اور اگر اس کا سرے سے انکار کر دیا جائے۔ جیسا کہ آج کل کے سکھ ودھان کر رہے ہیں۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ باوا صاحب کی تمام تاریخ ناقابل اعتبار ہے۔ کیونکہ اس کا انحصار جنم سکھیوں پر ہی ہے اور یہ سکھ ددونوں کو مسلم ہے۔ (عباد اللہ گمانی قادیان)

اعلان ضروری

دفتر تعلیم الاسلام کالج قادیان کے لئے ایک کلاس کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوارانٹرنس پاس ہو۔ تنخواہ ۳۰۰/- روپے ماہوار اس کے علاوہ ۹/۸ روپے قحط الاؤنس۔ درخواستیں بنام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان آئی جاہیں۔ پرنسپل تعلیم الاسلام

کالج قادیان

غیر مبایعین سے ایک ضروری گزارش

مولوی محمد علی صاحب حضرت موعودؑ کا ۱۹۰۸ء کے کالم طبعی شائع کرنا چاہئے

نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تصانیف کی اشاعت پر زور دینے کی بجائے اپنے لٹریچر کو شائع کر کے کشش وصول کرنے کا زیادہ

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے اپنے ۱۳ جنوری ۱۹۴۹ء کے خطہ جمعہ میں کہا ہے۔

”جماعت لاہور کا سب سے زیادہ نمایاں کام اس لٹریچر کا پیدا کرنا ہے جو اس زمانہ میں لوگوں کو ہدایت کا کام دے سکتا ہے۔ یہی وہ نصاب تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی سب سے پہلا کام جو آپ کو نظر آتا تھا۔ وہ یہی تھا۔ کہ اعلیٰ درجہ کا لٹریچر پیدا کیا جائے۔ جس کو دنیا میں پھیلا جائے آئیے خود ہی کام کیا۔ اور بڑا عظیم الشان کام کیا۔ کم لوگ ہوں گے جن کا قلم اس طرح چلا جو طرح آپ کا قلم چلا۔ ہزاروں صفحات آپ نے لکھے۔ اور پھر وہ تصنیفات نہایت اعلیٰ درجہ کے معارف سے پر ہیں۔ جن کو پڑھنے سے فی الواقعہ انسان کو سچی روشنی ملتی ہے۔“

(پیغام صلح ۴ جنوری ۱۹۴۹ء)

مولوی صاحب کے اس بیان سے ہمیں اتفاق ہے۔ کیونکہ فی زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود باوجود اور آپ کا لٹریچر ہی سب سے زیادہ مؤثر اور اسلام کے لئے مفید ہو سکتا ہے مگر افسوس کہ مولوی محمد علی صاحب اپنے طیارہ کو وہ لٹریچر کو جتنی وقعت دے رہے ہیں۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کو اتنی وقعت دینے کو نہایت نادر نتائج نکلتے۔ مگر چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اور سارا زور مولوی صاحب نے اپنے ہی لٹریچر کی اشاعت پر لگا رکھا ہے اس لئے اس کا کوئی بقیہ نہیں نکل رہا۔ اور اس بات کا اعتراف خود مولوی صاحب کو بھی ہے۔ چنانچہ ان کا بیان ہے کہ:-

”یہ صحیح ہے کہ ہمارا لٹریچر مقبول ہوا۔ مگر وہ پھیل کیوں نہ سکا۔ جو نکتہ چینی ہے“

(پیغام صلح ۱۹ مئی ۱۹۴۹ء)

اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب

سے زیادہ اہتمام کرنے کی کوشش کی۔ پھر ایک اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو محفوظ و اہم لٹریچر شائع کرنے کی اجازت دی۔ وہ بھی ۱۹۵۸ء سے لے کر سترہ سال تک کہے۔ لیکن ۱۹۵۸ء کے بعد سے لے کر حضرت اقدس نے اپنے وصال تک جقدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کیلئے ایک اہم اعلان

دوست ایک دوسرے تک اس کا مضمون پہنچانے کی کوشش کریں

رحم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ابو اللہؑ

یہ سال چونکہ پارٹی سٹم پر لکیشن کا پہلا سال ہے۔ اس لئے اس دفعہ ایکشنوں میں سخت گریز ہو رہی ہے۔ اتحاد جماعت کیلئے خاص طور پر مشکلات ہیں۔ کیونکہ پارٹی کے طور پر ان کو نہ مسلم لیگ نے شامل کیا ہے اور نہ زمیندار لیگ نے۔ ہاں بعض افراد کے ساتھ مسلم لیگ نے اور بعض کے ساتھ یونینسٹ نے تعاون کیا ہے مثلاً یونینسٹ نے نواب محمد الدین صاحب اور یو پو بدری اور حسین صاحب کو ٹکٹ دیا ہے۔ اور مسلم لیگ نے عبدالغفور صاحب فخر کو۔ پھر بعض لوکل حلقوں میں لیگ احمدیت کی مخالفت کر رہی ہے۔ اور بعض جگہ ان سے تعاون کر رہی ہے اور بعض جگہ یونینسٹ احمدیوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور بعض جگہ ان سے تعاون کر رہے ہیں۔ ان حالات میں طبعاً جماعتی پالیسی مختلف علاقوں میں مختلف صورتیں اختیار کر گئی ہے۔ پھر بعض جگہ ایک پارٹی احمدیوں سے کوئی ضمن سلوک کرتی ہے۔ تو دوسری جگہ اس کے احسان کے بدلہ کیلئے احمدیوں کو اسکی مدد کرنی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے مرکز کو تمام جماعتوں کی رپورٹوں کی بنا پر بعض دفعہ فیصلہ کے بعد فیصلہ بدلنا پڑتا ہے۔ اس جماعت کو گھبرانا نہیں چاہیے۔ بلکہ اگر وہ اپنے سیاسی حقوق کو محفوظ کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے ہر منٹ پر مرکزی ہدایت کے مطابق اپنی پالیسی بدلنے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔ اس سے جماعتی اور دماغی کوفت تو ضرور ہوگی۔ لیکن سارے صوبہ کے احمدیوں کے مفاد چاہتے ہیں کہ مقامی افراد اپنے احساسات کو قربان کر دیں۔ تا مجموعی طور پر جماعت کا فائدہ ہو۔ اور یہی ایک عقلمند کا شیوہ ہوتا ہے۔ اور ہونا چاہیے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمد محمود احمد ۲۸

کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ ان کی اشاعت بالکل نہیں کئے۔ اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں۔ کہ میں نے ان کے کتب خانہ میں جا کر بار بار دریافت کی ہے۔ مگر ان کے ہاں سترہ سالہ کے بعد کی کتب میں سے کوئی دستیاب نہیں ہو سکتی۔ (بجز ایک کتاب الوصیت۔ کے کہ اس پر اپنی طرف سے حواشی چڑھا کر۔ اور اصل مضمون کو بگاڑنے کی سعی لاحقہ کی گئی ہے) یہاں تک کہ جماعت کی اصلاح کے لئے گشتی نوح جیسی اہم کتاب بھی شائع نہ کئے ہیں جی مصلحت سمجھتے ہیں۔

غیر مبایعین عورتوں میں۔ سیما اولاد سے سترہ سالہ کے عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی کتاب تصنیف نہیں فرمائی۔ اگر فرمائی ہیں۔ تو میں ان میں ”سچی روشنی“ یا ”ہدایت“ نہیں ہے اگر ان میں اب بھی ”سچی روشنی“ اور ”ہدایت“ موجود ہے۔ اور اس لٹریچر کا دنیا پر حقیقہ سب سے زیادہ اثر ہو سکتا ہے تو مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کریں کہ ان کتب کو کیوں شائع نہیں کرتے؟ میں سترہ سالہ کے بعد کی چند کتب کے نام پیش کرتا ہوں۔ تاکہ غیر مبایعین ان کی اشاعت کے لئے مولوی صاحب کو توجہ دلا سکیں۔

- (۱) ایک غلطی کا ازالہ (۲) داغ ابلا
 - (۳) نزول المسیح (۴) گشتی نوح
 - (۵) تحفہ ندوہ (۶) اعجاز احمدی۔
 - (۷) رقیو یو بر مباحثہ ثالوی دیکڑا لوی۔
 - (۸) مواہب الرحمن (۹) تذکرۃ الشہداء
 - (۱۰) لیکچر سیا کلوٹ (۱۱) براہین اگلیہ
 - حصہ پنجم (۱۲) الوصیت (مگر بغیر پیغامی حواشی کے) (۱۳) چشمہ مسیحی۔
 - (۱۴) تجلیات البلیہ (۱۵) حقیقۃ الوحی
 - (۱۶) چشمہ معرفت وغیرہ
- اگر مولوی صاحب یہ ساری کتب شائع نہ کر سکتے ہوں۔ تو کچھ ہی سہی۔ پھر دیکھیں کہ ان کا کتنا شاندار اثر پیدا ہوتا ہے۔ کیا غیر مبایعین کے صاحب اثر و سنجیدہ و فہمیدہ اصحاب اس گزارش پر توجہ کریں گے؟ خاکسار سید احمد علی سیما کلوٹی تبلیغ

گوروارہ صاحب کلاں نامہ ٹیٹ میں ایک احمدی مبلغ کی مقبول عام تقریر

سکھ ستم اتحاد کی ضرورت و اہمیت

حسب درخواست کٹیٹی سکھ صاحبان گوروارہ صاحب کلاں نامہ ٹیٹ گیاں فی دارالحدیث میں بموقعہ گورپرب کے جنم دن گورد گوند سنگھ جی صاحب تقریر کرنے کے واسطے تشریف لائے۔ سکھ صاحبان جلسہ میں شامل کرنے کے واسطے گیاں صاحب کو سواری بجھی سرکاری لے گئے۔ جلسہ ساز و سامان سرکاری سے مزین تھا۔ جناب گورد صاحب برادر خود مہاراجہ صاحب بہادر بھی جلسہ میں شامل تھے۔ دورانِ جلسہ میں گیاں صاحب کی تقریر کرائی گئی۔ جو نہایت دلچسپی سے سنی گئی۔ اسی رات کو ۱۲ بجے کا وقت گیاں صاحب کے لئے رکھا گیا۔ وقت مقررہ پر گیاں صاحب مع دس باہر احمدیوں کے گوردوارہ میں تشریف لے گئے۔ ہال کمرہ فوجی اور مولی ملازموں اور شرفاء شہر سے بھرا ہوا تھا۔ اور ریاست کے معزز اہلکار صاحبان تشریف فرما تھے۔ سیکرٹری صاحب گوردوارہ نے گیاں صاحب کو معہ رفقاء نہایت احترام سے آگے جگہ دی۔ مشہد پارٹیوں کا وقت ختم ہونے پر سب سے پہلے گیاں صاحب کو ایک گھنٹہ تقریر کا وقت دیا گیا۔ تقریر شروع ہونے سے پہلے سیکرٹری صاحب نے حاضرین سے گیاں صاحب کا تعارف کر آیا۔ سکھ مسلم اتحاد تقریر کا موضوع تھا اس اعلان سے کہ اس موقع پر ایک مسلمان مولی صاحب تقریر کریں گے۔ حاضرین میں تعجب پیدا ہوا۔ گیاں صاحب نے بعد تلاوت اچھ تشریف پہلے تو آیات قرآنی سے ثابت کیا کہ اسلام اپنے پیروں کو بلا لحاظ مذہب حسن سلوک اور صلح اور اشدنی کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام نے مذہب کے معاملہ میں کوئی زبردستی جائز نہیں رکھی۔ ہر قوم میں ہادی اور مصلح قوم جو آتے رہے ہیں۔ قابل عزت ہیں۔ اگر کوئی تعلیم اسلام کے خلاف عمل کرتا ہے۔ تو اس کی ذمہ داری اس پر ہے۔ گذشتہ واقعات کے متعلق ہم کو بحث کی ضرورت نہیں خدا عالم العین ہے ہر شخص کے فعل جائز یا ناجائز سے واقف ہے۔ دنیاوی زندگی میں بلائی اور مذہب

اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ گذشتہ زمانہ کے واقعات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے مغائرت کا اظہار نہیں ہوا۔ سکھ کتب اس بات کی شاہد ہیں۔ کہ مسلمان روسا کی طرف سے گوردواروں کو بڑی بڑی ہائی جاگیریں دی گئیں۔ جو اس وقت تک بدستور موجود ہیں۔ گورد صاحب کے لنگر کے واسطے پانچ سو روپیہ یومیہ دیا جاتا رہا۔ گورد گوند سنگھ جی نے جو خط مشہد شاہ اورنگ زیب کے نام لکھا جس کو گورد صاحب میں لفظ نامہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس میں نہایت اخلاص اور محبت کا اظہار فرمایا ہے کوئی دشمن اپنے دشمن کو ایسے محبت بھرے لہجہ میں خط نہیں لکھتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ طرفین میں ایک دوسرے کی عزت کا جذبہ تھا۔ اور گوردوانگ جی صاحب کے اقوال بھی قابل ملاحظہ ہیں۔ کیسے حسن اخلاق اور پیار اور محبت کی نصائح فرمائی ہیں۔ جو عین اسلامی تعلیم کے مطابق ہیں۔ اس کے بعد گیاں صاحب نے لفظ نامہ کا اردو ترجمہ پنجابی زبان میں اور قرآنی تعلیم کی تطبیق گوردوانگ صاحب کے اقوال سے ایسے انداز میں بیان کی مشہد شاہ نے اور آیات قرآن شریف کی تلاوت کی جس سے سامعین پر خاص اثر ہوا۔ اور لہجہ کی پسندیدگی کی ہوازیں آنے لگیں۔ گیاں صاحب کی تقریر ختم ہونے پر ایک سکھ گیاں کا وقت تھا۔ جسے ہاں سے بلا گیا تھا۔ سکھ گیاں صاحب نے بلا لحاظ موضوع پہلے کچھ بیٹے مجنوں کا عاشقانہ وقت بیان کیا۔ اور کچھ جھگڑے اور حلال کے بارہ میں کہا۔ اور جھگڑے کو ترجیح دینے کی کوشش کی۔ اور آخر میں ایسے الفاظ مشہد شاہ اور گیاں کی نسبت استعمال کئے جو موقع کے لحاظ سے مناسب نہ تھے۔ مستورات کی طرف سے آواز آئی۔ کہ اس گیاں کو ایسی تقریر کرنے سے بند کر دیا جائے۔ سیکرٹری صاحب نے گیاں کو موصوف کو تقریر کرنے سے

روک دیا۔ جب اس کی تقریر ختم ہوئی۔ تو گیاں نے وا حد میں صاحب نے سیکرٹری صاحب کیسے سے کہا کہ میرے بعد گیاں صاحب نے جو تقریر کی ہے اس میں انہوں نے کچھ ایسی باتیں بیان کر دی ہیں جن سے سامعین پر غلط فہمی کا احتمال ہے۔ مجھ کو اس غلطی کے ازالہ کے واسطے دس منٹ کا وقت دیا جائے۔ سیکرٹری صاحب نے وقت دے دیا۔ اس پر گیاں صاحب نے سامعین کو متوجہ کرنے کے لئے جوئے بیان کیا۔ کہ یہ موقعہ اتفاق اور اتحاد پر تقریر کرنے کا ہے۔ نہ کہ نفاق پیدا کرنے کا۔ ہم مسلمان ہیں ہاں سے ہمایا گیا ہے۔ ہمایاں کے جذبات کا خیال رکھنا لازمی ہوتا ہے۔ اس کی تائید میں گرتیہ صاحب کا ایک مشہد بابانانگ صاحب کا سا پار جھگڑے کے متعلق گیاں صاحب نے کہا کہ گرتیہ صاحب میں جھگڑے نے کسی جگہ بھی ذکر نہیں۔ اس تقریر کے بعد پھر تیسرے سکھ گیاں صاحب کی تقریر سنی۔ انہوں نے کھڑے ہوتے ہی سب سے پہلے یہ کہا۔ مولی صاحب

نے جو تقریر کی۔ میں اس تقریر کی کاپی پر مبارک باد دے کر دھن باد کرنا ہوں۔ ہمارے گیاں سکھ نے جو الفاظ استعمال کئے وہ اس وقت کے شاہان شاہان نہ تھے۔ اتفاق اور اتحاد سکھ مسلم کی بابت ہماری تائید کی۔ دوسرے دن سیکرٹری صاحب کیسے سے ہاں سے ہمایاں اور کہا کہ مولی صاحب کی تقریر اور واقعتاً گوردوارہ نے نہایت پسند کیا ہے۔ بہت صاحب گوردوارہ نے مولی صاحب کو دس روپے کا پیغام دیا ہے۔ اس کے بعد کہا جاتا ہے۔ موتی باج جو مہاراجہ صاحب کی راجہ دار میں فرمائی ہیں۔ مولی صاحب ہاں سے تشریف لائیں۔ اور کھانا بھی لے کر کھائیں ہم اپنی موٹری کی سواری کے واسطے بھیج دیں گے۔ مائی صاحب گیاں صاحب کی تقریر گوردوارہ میں موجود تھیں۔ چونکہ یہ پیغام آنے سے پہلے گیاں صاحب قادیان واپس جا چکے تھے۔ اس واسطے شہر کے ساتھ سیکرٹری صاحب سے مجبوراً کا اظہار کیا گیا۔ خاکسار قدرت اللہ سیکرٹری

خدا کی آواز پر لبیک کہو!

درد ختم جاننے ہو۔ کہ تمہیں کس کی آواز بلاری ہے۔ میری نہیں کسی اور انسان کی نہیں۔ کسی اور بشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا رب تمہیں اپنے دین کے لئے قربانی کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ پس آگے بڑھو۔ اور قربانیوں میں حصہ لینے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جاؤ۔ خوب غور سے سوچ لو کہ کیا تحریک جدید کے مالی جہاد کے بارہویں سال کا۔ یا دفتر دوم کے سال کا وعدہ پیش کرنا؟

وقف تجارت کے ماتحت ایک دوست محمدی میں تجارت چاہے میں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت وقف تجارت کی سکیم عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمیں میں تحریک جدید کی طرف سے دمکریٹک جینسی قائم کی گئی تھی۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام باقاعدہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں ہمارے ایک اور دوست محمد شفیح صاحب محمدی بھی میں بجا رہے ہیں۔ جو کہ وہاں جا کر سبوری کمیشن ایکٹ کام کریں گے۔ ہمارے تاجر احباب کو چاہئے۔ کہ اس ایجنسی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور اس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے لئے دفتر ہذا کے ساتھ مندرجہ طے کر لیں۔ اور اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ناظم تجارت

رنگون ۶ فروری۔ جو لوگ جنگ کی وجہ سے برما سے ہندوستان لینی آسکے تھے۔ اور چار سال تک انہی دنوں میں مقیم رہنا پڑا۔ ان کی فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں۔ اور انہی بہت جلد واپس بھیجے گا انتظام کیا جا رہا ہے۔ حکومت برما اور حکومت ہند کے درمیان ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کی رو سے ۲۰۰۰ کے قریب ایسے آدمی روانہ ہو چکے ہیں۔ اور دس ہزار سے زیادہ آدمی روانہ ہونے والے ہیں۔

واشنگٹن ۶ فروری۔ امریکہ کے سابق وزیر خزانہ نے ایک بیان میں بتایا کہ حکومت فرانس نے سپین کے بارے میں تین طاقتوں کی ایک مجلس منعقد کرنے کی تجویز کی ہے۔ حکومت امریکہ کو اس کی حمایت کرنی چاہیے۔

لنڈن ۶ فروری۔ کل اتحادی اقوام کی بجٹ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں اگلے سال کے عارضی بجٹ کی تفصیل کرتے ہوئے ڈھائی کروڑ ڈالر کی بجائے سوا دو کروڑ ڈالر کی رقم مقرر کی گئی۔

چٹنگنگ ۶ فروری۔ جنرل چانگ کاٹھیک نے کل ایک بیان میں بتایا کہ چین اور روس کے درمیان مالی رعایتوں کے بارے میں فیصلہ کی طور پر گفت و شنید ہو رہی ہے۔ جاپان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جنرل میکارتھر جاپان میں جس خوش اسلوبی سے کام کر رہے ہیں۔ وہ نہایت ہی پسندیدہ ہے۔

چٹنگنگ ۶ فروری۔ میناڈیل۔ جاپانی جنگی مجرموں کے خلاف امریکی فوجی عدالت کے سامنے مقدمہ شروع ہو گیا ہے۔ ان پر وحشیانہ طور پر ظلم کرنے کا الزام ہے۔

کراچی ۵ فروری۔ صدر کانگریس مولانا آزاد آج بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ پہنچ گئے۔ اور سردار پٹیل بعد دوپہر بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی پہنچ گئے۔

نئی دہلی ۵ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں خوراک کی صورت حالات پر بحث کے دوران میں کانگریس پارٹی کے چوٹی لیڈر مسٹر آصف علی نے اعلان کیا کہ کانگریس پارٹی خود ممبر کی رہنمائی میں امریکہ جانے والے ڈیلیگیشن میں شرکت نہیں کرے گی۔ حکومت قحط کی بدنامی سے بچنے کے لئے یہ چال چل رہی ہے۔ اسے ہندوستان کی خوراک کا انتظام کرنا چاہیے۔ یا ہندوستان کو فی الفور خالی کر دینا چاہیے۔ خود مسٹر آصف علی نے کہا کہ وہ مستعفی ہو جائیں۔ اور حکومت

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کو بدنام ہونے دیں۔

کلکتہ ۵ فروری۔ گورنمنٹ ہند کے دفاتر میں اس وقت دس ہزار ہندوستانی نوجوان کام پر لگے ہوئے ہیں۔ جنگ ختم ہو جانے پر اس امر کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ یہ دس ہزار ملازم مارچ کے آخر تک ملازمت سے علیحدہ کر دیے جائیں گے۔

لاٹل پور ۵ فروری۔ پریوی کونسل نے حکومت پنجاب کی طرف سے دائر کردہ بے نامی ایکٹ کی اپیل کا فیصلہ سنایا ہے۔ کہ جہاں تک اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے رہن ناموں کا تعلق ہے۔ یہ ایکٹ خلاف قانون ہے۔

نئی دہلی ۵ فروری۔ راشننگ کنٹرولر دہلی نے ایک اعلان جاری کیا ہے کہ آئندہ کے لئے بالعموم کے راشن کو اٹھارہ اونس کی بجائے ۱۲ اونس پریمیا اور بچوں کے راشن کو نو اونس کی بجائے چھ اونس پریمیا کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۵ فروری۔ رومانیہ اور سوویت روس کے باہم ایک معاہدہ طے پایا ہے جس کی رو سے دو لاکھ جرمن باشندوں کو جو رومانیہ میں اقلیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ رومانیہ سے باہر نکال دیا جائیگا۔

نارمبورگ ۵ فروری۔ کل مہاراجہ نیپال (موتی) کا فرزند پرنس وکشنو شیشیر تپا نیچے کے قریب ایک ایک مردہ پایا گیا۔ زمین سے پرنس مذکور کو صبح کے چار بجے بالکل تندرست دیکھا تھا۔ اور ۸ بجے کے قریب اس نے گھانا طلب کیا تھا۔

گوٹھ ۵ فروری۔ کل دوپہر کے بعد پونے دو بجے بھونچال آیا۔ جو بہت کشیدہ نہیں تھا۔ جس کے بعد دروازوں اور کھڑکیوں کی تھر تھراہٹ کا شور جاری رہا۔ کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

لاہور ۵ فروری۔ پنجاب اسمبلی کے انتخابات ۲۰ فروری کو ختم ہو جائیں گے۔ اور ۲۳ فروری تک نتیجے بھی نکل آئیں گے۔ ۲۸ فروری تک ممبروں کے ناموں کا گورٹ میں اعلان کر دیا جائیگا۔ یکم مارچ کو کاہنہ پنجاب متعفی ہو جائے گا۔ اور نئی وزارت کی تشکیل عمل میں آئے گی۔ ۷ مارچ کو اسمبلی کا اجلاس

ہوگا۔ جس کا افتتاح گورنر پنجاب کریں گے۔

لاہور ۵ فروری۔ حکومت ہند کے ڈیفنس سیکرٹری مسٹر رام چندر کو پنجاب کا فنانشل کنٹری بنا دیا گیا ہے۔

دہلی ۶ فروری۔ برطانوی پارلیمانی وفد کے ایک ممبر میجر واٹ آج صبح بذریعہ گاڑی لاہور پہنچے۔ اور شام کو بذریعہ ہوائی جہاز واپس چلے گئے۔ وہ کسی ذاتی کام کے لئے آئے تھے۔

لنڈن ۶ فروری۔ کل سلامتی کونسل کا اجلاس یونان کے معاملہ میں الجھن بڑھ جانے کی وجہ سے ملتوی ہو گیا تھا۔ آج شام پھر ہوگا۔ اس عرصہ التوا میں پانچ حکومتوں کے نمائندوں نے مشترکہ طور پر اس الجھن کا حل سوچنے کی کوشش کی۔ مگر کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔ آج کونسل میں جو معاملات پیش ہوں گے۔ ان سب میں سے اہم یہ ہے۔ کہ اسٹریٹنل عدالت کے لئے کون کون سے مقرر کئے جائیں۔

لنڈن ۶ فروری۔ اتحادی اقوام کی تنظیم امن کے لئے مستقل ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں جو مشن امریکہ بھیجی گئی تھا۔ اس نے واپس آکر اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ جس میں لکھا گیا ہے۔ کہ ہیڈ کوارٹر کے لئے موزوں جگہ واشنگٹن کے قریب ہی ہوگی۔

لکھنؤ ۶ فروری۔ آج یو۔ پی اسمبلی کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی تفتیش کے بعد معلوم ہوا۔ کہ کانگریس پارٹی کے ۲۴ امیدوار مختلف حلقوں سے بلا مقابلہ کامیاب ہو سکے ہیں۔

ٹوکیو ۶ فروری۔ جاپان کے جنرل شیمو مورا سابق وزیر جنگ کو جنگی مجرم ہونے کے شبہ میں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ اس پر الزام یہ ہے۔ کہ اس نے تین برطانوی ہوا بازوں کو جو سوئے پہلے ٹوکیو پر حملہ آور ہوئے تھے۔ پھانسی دینے کا حکم دیا تھا۔

واشنگٹن ۶ فروری۔ کوریا میں نئی حکومت کرنے کے لئے ۱۰ ممبروں کا ایک کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ جس میں ۵ امریکی اور ۵ برطانوی ہوں گے۔

طهران ۵ فروری۔ ایران کے نئے وزیر اعظم توأم سلطنت اس وفد کی قیادت کریں گے۔ جو

ماسکو میں شہنشاہ ایران کی عورت عالی پروسی حکام سے براہ راست مذاکرات کرنے جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۵ فروری۔ امریکہ کی سپریم کورٹ نے جاپانی کمانڈر انچیف جنرل یااماشیٹا کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ امریکی ملٹری ٹریبیونل نے کمانڈر انچیف مذکور کو موت کا حکم سنایا تھا۔

قاہرہ ۵ فروری۔ امیر عبداللہ والی شرق اردن نے ایک ملاقات میں شام عظمیٰ کی سکیم پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ یہ سکیم ایک قدرتی جذبہ کی تخلیق اور نشوونما کا نتیجہ ہے۔ جس طرح مصر وادی نیل سے اتحاد کا طالب ہے۔

پیرنگ ۵ فروری۔ پیرنگ کے نیشنلسٹ سوشلسٹ اخبار سودوس میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ دنیا بھر کے یہودیوں کو جرمنی سے جو علاقہ بطور تاون جنگ ملیگا۔ اسے آزاد یہودی سٹیٹ بنا دیا جائے۔ اس میں جرمنی کے بعض ساحلی علاقے بھی شامل ہوں گے۔ جہاں تجارت وغیرہ بھی کافی ہو سکتی ہے۔ جس میں لاکھوں یہود آباد ہو سکتے ہیں۔ اور اقتصادی طور پر بھی گزارہ کر سکتے ہیں۔

ڈیرہ دون ۵ فروری۔ سٹی بورڈ ڈیرہ دون نے ملٹری ٹریبنل کے ذریعہ شہر کی سڑکوں کو نقصان پہنچنے کے سلسلہ میں حکومت سے دو لاکھ چھپن ہزار روپیہ ہرجانہ کا مطالبہ کیا ہے۔

لنڈن ۶ فروری۔ پانچ جرمن تباہ کن جہاز اور دو تاریک کشتیوں کو حکومت فرانس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ ایک اور تباہ کن جہاز بھی فرانس کو دیا جائیگا۔ باقی تمام بیڑہ روس و برطانیہ نے مساوی تقسیم کر لیا ہے۔

بنگلور ۶ فروری۔ ہزارہی نسلی واکر نے ہند آج پارٹی سمیت بنگلور پہنچے۔ آپ تین دن تک ریاست میسور کا دورہ کریں گے۔

مہاراجہ صاحب میسور اور برطانوی ریڈیٹ نے آپ کا ہوائی اڈے پر استقبال کیا۔ حکومت ہند کے فوٹو ممبر بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

کراچی ۶ فروری۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ کو گورنر سندھ نے دعوت دی ہے۔ کہ وہ وزارت مرتبہ کریں۔ آپ نے اسے منظور کر لیا۔

کلکتہ ۶ فروری۔ آج ڈپٹی کمشنر سے چھ سیاسی نظر بند رہا کر دیئے گئے۔